International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com/
E-mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قرآن وحدیث کی روشنی میں تصویر کی شرعی حیثیت، ایک تجزیاتی مطالعہ

The Legal Status of Picture in the Light of the Holy Quran and Hadith, an Analytical Study

1. Dr. Muhammad Riaz Al-Azhari,
Associate Professor,
Department of Islamic Theology,
Islamia College University, Peshawar, Pakistan.
Email: drriaznuml@yahoo.com

2. Haris Ullah,
Ph.D. Scholar,
Islamia College University, Peshawar, Pakistan.

To cite this article: Al-Azhari, Dr. Muhammad Riaz, "The Legal Status of Picture in the Light of the Holy Quran and Hadith, an Analytical Study" International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 2, Issue No. 1 (July 1, 2020) Pages (89–97)

Journal International Research Journal on Islamic Studies
Vol. No. 2 || July - December 2020 || P. 89-97
Publisher Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL: https://www.islamicjournals.com/the-legal-status-of-picture-in-the-light-of-the-holy-quran-and-hadith-2-1-6/
Journal homepage www.islamicjournals.com
Published online: 01 July 2020

ABSTRACT:

A photograph (also known as a photo) is an image created by light falling on a photosensitive surface, usually photographic film or an electronic image sensor. Most photographs are created using a camera, which uses a lens to focus the scene's visible wavelengths of light into a reproduction of what the human eye would see. The process and practice of creating such images are called photography. According to Islamic teachings, Photography is recommended but only in exceptional cases where it is indeed.

Keywords: Photo, Status, Doll, Light, Clothes.

1. لغوی واصطلاحی تحقیق:

عربی زبان کی مشہور لغت "المعجم الوسیط" میں لکھا ہے:

التصوير:نقش صورة الأشياء أو الأشخاص على لوح أو حائط أو نحوهما بالقلم أو بالفرجون أو بآلة التصوير.[1]

کسی تختہ، دیوار یا اسی طرح کسی اور دوسری (سطح) پر قلم، کھریرا (برش وغیرہ) یا کسی آلۂ تصویر (کیمرہ وغیرہ) کے ذریعے سے مختلف چیزوں یا اشخاص کے بنائے جانے والے نقش کو تصویر کہتے ہیں۔

اسی طرح علامہ علی بن محمد جرجانی (المتوفی-816ھ) اپنی مشہور کتاب "التعريفات" میں لکھتے ہیں:

صورة الشيء:ما يؤخذ منه عند حذف المشخصات،ويقال:صورة الشيء،ما به يحصل الشيء بالفعل.[2]

کسی چیز کی تصویر (شکل) وہ ہوتی ہے جو اس کے مشخصات کو حذف کرنے کے وقت پائی جائے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی چیز کی تصویر (شکل) وہ ہوتی ہے کہ جس کے ذریعے سے اس چیز کو بالفعل حاصل کیا جاتا ہو۔

معروف انگریزی انسائیکلوپیڈیا "Britannica" کے مطابق:

Method of recording the image of an object through the action of light, or related radiation, on a light-sensitive material. The word, derived from the Greek *photos* (“light”) and *graphene* (“to draw”), was first used in the 1830s.[3]

کسی چیز پر روشنی کے عمل یا تابکاری کے ذریعے اس چیز کی تصویر (شکل) ریکارڈ کرنے کا طریقہ فوٹوگرافی کہلاتا ہے۔ یہ لفظ یونانی فوٹو "روشنی" اور گرافین "ڈرائنگ" سے لیا گیا ہے، جو کہ پہلی بار 1830ء میں استعمال ہوا تھا۔

2. شرعی تحقیق:

اس مرحلے میں ہم سب سے پہلے احکام القرآن کی روشنی میں اُس قرآنی آیت کا جائزہ لیں گے جس میں تصویر سے متعلقہ احکام کا ذکر ملتا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ"[4]

بناتے اس کے واسطے جو کچھ چاہتا قلعے اور تصویریں۔

اس کی تفسیر بارے امام ابو بکر جصاص حنفیؒ (المتوفی-370ھ) لکھتے ہیں:

"يدل على أن عمل التصاوير كان مباحا، وهو محظور في شريعة النبي صلى الله عليه وسلم"[5]

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تصویریں بنانا ان کے (سلیمانؑ) دور میں جائز تھا، جبکہ یہ (تصویر سازی) رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں ممنوع ہے۔

---

[1] Ibrahim Mustafa, Ahmad Hasan al-Zayyat, Hamid Abdul Qadir & Muhammad Ali al-Najjar, Al-Mu'jam Al-Waseet (United Kingdom, Dar ul Dawah, Majma), Al-Lughat ul Arabia, V. 1, P. 528.

[2] Al Gurgani, Ali, Kitab Al-Ta'rifat (A Book of Definitions) (Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah (DKI), Beirut, 1985), V.1, P.135.

[3] https://www.britannica.com/technology/photography

[4] Al-Quran, 34:13.

[5] Al-Jassas, Abu Bakkar, Ahkam ul Quran (Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah (DKI), Beirut, 1994), Surah Saba, V. 3, P. 488.

اسی طرح امام ابن عربی مالکیؒ (المتوفی-543ھ) لکھتے ہیں:

التمثال على قسمين حيوان وموات والموات على قسمين: جماد ونام وقد كانت الجن تصنع لسليمان جميعه وذلك معلوم من طريقين: أحدهما عموم قوله: {وتماثيل}[سبأ: 13] والثاني ما روي من طرق عديدة، أصلها الإسرائليات ،وما كانت العرب عليه من عبادة الأوثان والأصنام فكانوا يصورون و يعبدون فقطع الله الذريعة وحمى الباب،وقد ورد في كتب التفسير شأن يغوث ويعوق ونسرا وأنهم كانوا أناسا ثم صوروا بعد موتهم وعبدوا ،وإن قلنا: إن الذي حرم عليه ما كان شخصا لا ما كان رقما في ثوب فقد اختلفت الأحاديث في ذلك اختلافا متباينا بيناه في شرح الحديث، لبابه أن أمهات الأحاديث خمس أمهات:

ترجمہ: تصویر کی دو قسمیں ہیں:۱- زندہ اشیاء کی تصویر بنانا، ۲- مردہ اشیاء کی تصویر بنانا، پھر مردہ اشیاء مزید دو قسموں پر ہیں:۱-نامی (مثلاً: درخت وغیرہ)، ۲-غیر نامی (یعنی جمادات مثلاً: پتھر وغیرہ)، اور جنات سلیمانؑ کے لیے ہر طرح کی تصویریں بناتے تھے اور یہ معلوم ہوتا ہے، ایک تو اللہ تعالی کے قول{وتماثیل} سے اور اس کا دوسرا اصل چند اسرائیلی روایات ہیں، اور اہلِ عرب جو اپنے بتوں اور مورتیوں کو پوجتے تھے تو وہ دراصل وہی تھے جن کی وہ تصویریں بناتے تھے چنانچہ اللہ تعالی نے (نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے ذریعہ سے گویا کہ اس اُمت کو) تصویر سازی سے منع کر دیا اور گویا کہ تصویر سازی کے ذرائع اور درازہ کو بند کر دیا، اور کتبِ تفسیر میں یغوث، یعوق اور نسر نامی بتوں کے متعلق آتا ہے کہ یہ سب بُت دراصل انسان تھے بعد میں اُن کے (پیروکاروں) نے اُن کی تصویریں بنائی اور اُن کی پوجا کی، اور بالفرض اگر ہم یہ مان لیں کہ جس تصویر سازی سے روکا گیا تھا تو اس سے دراصل جاندار کی تصویر مراد تھی نہ کہ کسی کپڑے کے نقش ونگار، تب بھی اس بارے مختلف احادیث پائی جاتی ہیں جن کو ہم ان کی شرح کرتے ہوئے واضح کریں گے لہذا اس باب میں کل پانچ احادیث بنیادی حیثیت کی حامل ہیں:

الأم الأولى:ماروي عن ابن مسعود وابن عباس أن أصحاب الصور يعذبون،أو هم أشد الناس عذابا.[6] وهذا عام في كل صورة.

پہلا اصل: حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ: بیشک تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، یا یوں فرمایا کہ: وہ اور لوگوں کے مقابلہ میں انتہائی سخت عذاب میں گھیرے ہوں گے، اور یہ (وعید) ہر قسم کی تصویر کو شامل ہے۔

الأم الثانية :روي عن أبي طلحة عن النبي - صلى الله عليه وسلم -: «لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة» زاد زيد بن خالد الجهني: «إلا ما كان رقما في ثوب»[7] وفي رواية عن أبي طلحة نحوه، فقلت لعائشة: هل سمعت هذا؟ فقالت: لا؛ وسأحدثكم؛ «خرج النبي - صلى الله عليه وسلم - في غزاة فأخذت نمطا فنشرته على الباب، فلما قدم ورأى النمط عرفت الكراهة في وجهه، فجذبه حتى هتكه، وقال: إن الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة والطين. قالت: فقطعت منه وسادتين وحشوتهما ليفا فلم يعب ذلك علي».[8]

دوسرا اصل: حضرت ابو طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں، زید بن خالد جہنی (جو کہ اس روایت کے راوی ہیں) نے مزید بتایا کہ: کسی کپڑے کے نقش ونگار اس سے مستثنی ہے اور ابو طلحہؓ کی روایت میں بھی ایسا ہی ہے، (زید بن خالد جہنی) کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت ابو طلحہؓ کی روایت) سے متعلق حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے اس طرح

---

[6] Al-Bukhari, Abu 'Abd Allah Muḥammad ibn Isma'il ibn Ibrahim, Al-Sahih Al-Bukhari (Berut: Dar Tauq al-Nijat, 1422H), Hadith 5950.

[7] Al-Sahih Al-Bukhari, Hadith 3226.

[8] Al-Naysaburi, Muslim ibn al-Hajjaj, Sahih Muslim (Berut: Dar ul Ahya, 1422H), V. 3, Hadith 2106.

کی کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟تو آپؓ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں تم سے یہ بیان کرتی ہوں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے میں نے ایک نقش ونگار والا کپڑا لکڑی کے دروازے پر لٹکا دیا، پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا تب میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے اثرات پائے چنانچہ آپ ﷺ اس کو خوب جھنجوڑا یہاں تک کہ اس کے ٹکڑے کر دیے اور فرمایا اللہ تعالی نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں،(حضرت عائشہؓ) فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لئے اوراس میں کھجور کی چھال بھر لی تو آپ ﷺ نے میرے اس عمل پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

الأم الثالثة: قالت عائشة: «كان لنا ستر فيه تمثال طائر، وكان الداخل إذا دخل استقبله، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: حولي هذا فإني كلما رأيته ذكرت الدنيا».[9]

تیسرا اصل: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندے کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جب کوئی اندر داخل ہوتا تو یہ تصویر اس کے سامنے ہوتی(یعنی اس کی نظر تصویر پر پڑتی)چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اس پردے کو نکال دو کیوں کہ جب میں اس(تصویر) کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔

الأم الرابعة: روي عن عائشة قالت: «دخل علي رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وأنا متسترة بقرام فيه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه، ثم قال: إن من أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون خلق الله. قالت عائشة: فقطعته، فجعلت منه وسادتين».[10]

چوتھا اصل: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصویر بنی ہوئی تھی(جب آپ ﷺ نے اس پردہ کو دیکھا تو) آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے اسے پھاڑ دیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب اللہ کی طرف سے ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لئے۔

الأم الخامسة: قالت عائشة: «كان لنا ثوب ممدود على سهوة فيها تصاوير، فكان النبي - صلى الله عليه وسلم - يصلي إليه،ثم قال:أخريه عني،فجعلت منه وسادتين؛فكان النبي - صلى الله عليه وسلم،يرتفق بهما.وفي رواية في حديث النمرقة قالت:اشتريتها لك لتقعد عليها وتتوسدها؛ فقال: إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة، وإن الملائكة لا يدخلون بيتا فيه صورة.[11]

پانچواں اصل: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: ہمارے پاس صحن کے سامنے لٹکا ہوا ایک پردہ تھا جس پر پرندے کی تصویر بنی ہوئی تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس جانب نماز پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو مجھ سے فرمایا کہ اس پردے کو میرے سے دور کر دو چنانچہ میں نے اس سے دو تکیے بنا لئے اور آپ ﷺ نے ان پر آرام فرمایا،اور حديث النمرقة(گدّا/ چھوٹا تکیہ) میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ: میں نے یہ آپ ﷺ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِن تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور بیشک جس گھر میں تصویریں ہوں فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

---

[9] Ibid, V. 3, Hadith. 88

[10] Ibid, V. 3, Hadith. 92

[11] Ibid, V. 3, Hadith. 96

قال القاضي: فتبين بهذه الأحاديث أن الصور ممنوعة على العموم، ثم جاء: إلا ما كان رقما في ثوب، فخص من جملة الصور، ثم بقول النبي - صلى الله عليه وسلم - لعائشة في الثوب المصور: أخريه عني؛ فإني كلما رأيته ذكرت الدنيا فثبتت الكراهة فيه. ثم بهتك النبي - صلى الله عليه وسلم - الثوب المصور على عائشة منع منه، ثم بقطعها لها وسادتين حتى تغيرت الصورة وخرجت عن هيئتها بأن جواز ذلك إذا لم تكن الصورة فيه متصلة الهيئة، ولو كانت متصلة الهيئة لم يجز لقولها في النمرقة المصورة: اشتريتها لك لتقعد عليها وتتوسدها، فمنع منه وتوعد عليه، وتبين بحديث الصلاة إلى الصورة أن ذلك كان جائزا [في الرقم] في الثوب، ثم نسخه المنع، فهكذا استقر فيه الأمر. والله أعلم.[12]

ابن عربیؒ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ: اِن روایات کی روشنی میں تصویر سے متعلقہ چند امور واضح ہوئے:

1. ہر قسم کی تصویر کا بنانا ممنوع تھا، مگر نقش و نگار والا کپڑا کہ وہ ممنوع نہ تھا،
2. لیکن بعد میں اسے بھی ممنوع قرار دے دیا گیا کیوں کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اسے (منقش پردہ کو) میرے سے دور کر دو کیوں کہ جب میں اس (تصویر) کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے اور اس کے ممنوع ہونے کی ایک اور وجہ آپ ﷺ کا اس پردے کو ٹکڑے کرنا اور حضرت عائشہؓ کا ان سے تکیے بنانا ہے، گویا کہ اس صورت میں تصویر کا اپنی ہیئتِ متصلہ (اصلی مکمل حالت) سے نکل کر جواز کی طرف اس کے استعمال کا اشارہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اسی لفظ "تمثال" کی تفسیر بارے امام قرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

قوله تعالى: (وتماثيل) جمع تمثال وهو كل ما صور على مثل صورة من حيوان أو غير حيوان وقيل: كانت من زجاج ونحاس ورخام تماثيل أشياء ليست بحيوان. وذكر أنها صور الأنبياء والعلماء، وكانت تصور في المساجد ليراها الناس فيزدادوا عبادة واجتهادا.[13]

"تماثیل" جمع ہے "تمثال" کی جس کے معنی ہر وہ شئ جس کو کسی حیوان یا غیر حیوان کی شکل کے مانند بنایا جائے، اور کہا گیا کہ وہ تماثیل دراصل شیشے، تانبے اور سنگِ مرمر سے ایسی چیزوں کے مجسمے بنائے جاتے جو کہ حیوان نہ ہوتے، اور یہ بھی کہا گیا کہ: وہ تصویریں انبیاء اور علماء کی ہوتیں جنہیں عبادت گاہوں میں اس لیے بنایا تاکہ لوگ (ان سے عبرت لے کر) عبادت میں مزید کوشش کریں۔

قال صلى الله عليه وسلم: (إن أولئك كان إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور)[14] أي ليتذكروا عبادتهم فيجتهدوا في العبادة وهذا يدل على أن التصوير كان مباحا في ذلك الزمان، ونسخ ذلك بشرع محمد صلى الله عليه وسلم.[15]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُن لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تب وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں اُن (نیک لوگوں) کی تصویریں بنا دیتے تھے، تاکہ اُن کی عبادت کر کے (اپنی) عبادت میں کوشش کریں، اور یہ بات اُن کے زمانے میں تصویر کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے جب کہ تصویر سازی کا یہ جواز شریعتِ محمدی (علی صاحبها الصلاۃ والسلام) کے ذریعے منسوخ کیا جا چکا ہے۔

---

[12] ibn al-Arabi, Muḥammad bin ʿAbdallah, Ahkam ul Quran (Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah (DKI), Beirut, 2003), V. 4, P. 8.

[13] Al-Qurṭbi, Abu 'Abdullah Muḥammad bin Aḥmad bin Abi Bakr, Al-Jami' li Aḥkām al-Qur'an (Qahira; Dar Misir, 1964), 14:272.

[14] Sahi Muslim, V. 1, Hadith. 528

[15] Al-Qurtabi, Ahkam ul Quran, V. 14:272.

امام قرطبیؒ آگے چل کر لکھتے ہیں:

قال المزني عن الشافعي: إن دعي رجل إلى عرس فرأى صورة ذات روح أو صورا ذات أرواح، لم يدخل إن كانت منصوبة. وإن كانت توطأ فلا بأس، وإن كانت صور الشجر.[16]

امام مزنیؒ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہا گر کسی آدمی کو شادی پر دعوت دی جائے اور وہ وہاں پر ذی روح تصویر یا تصویریں لٹکی ہوئی دیکھ لے تب وہاں داخل نہ ہو، ہاں اگر وہ روندی جاتی ہوں (یعنی زمین پر پڑی ہوئی ہیں تا کہ ان کے پر چلتے ہوئے انہیں روندا جائے) تب کوئی حرج نہیں اگر چہ تصویریں درختوں ہی کی کیوں نہ ہوں.

مزید لکھتے ہیں:

قلت: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المصورين ولم يستثن. وقوله:"إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم أحيوا ما خلقتم"[17]ولم يستثن. وفي الترمذي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله عليه وسلم: "يخرج عنق من النار يوم القيامة له عينان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ينطق يقول: إني وكلت بثلاث: بكل جبار عنيد، وبكل من دعا مع الله إلها آخر وبالمصورين"[18] قال أبو عيسى: هذا حديث حسن غريب صحيح. وفي البخاري ومسلم عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله وسلم "أشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون"[19]يدل على المنع من تصوير شي،أي شي كان[20]

ترجمہ: (امام قرطبیؒ کہتے ہیں) میں کہتا ہوں: کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کی بھی استثناء کیے بغیر تصویریں بنانے والے پر لعنت بھیجی، چنانچہ آپ ﷺ کا اِرشاد گرامی ہے کہ "تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا تھا اب اسے زندہ کرو" اور آپ ﷺ نے اس میں کوئی استثناء نہیں فرمائی، اسی طرح سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ "قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن ظاہر ہو گی جس کی دیکھنے والی دو آنکھیں اور سننے والے دو کان اور بولنے والی زبان ہو گی جو یہ کہے گی: مجھے تین قسم کے افراد پر مسلط کیا گیا ہے:

1. ہر عناد رکھنے والے جبّار پر
2. جس نے اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور خدا کو پوجا ہو، اور
3. تصویر بنانے والوں پر"۔

ابو عیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث حسن، غریب اور صحیح ہے، اور صحیحین میں عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ " بیشک تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن بہت سخت عذاب دیا جائے گا" چنانچہ یہ روایت تصویر بنانے سے منع پر دلالت کرتی چاہے جو بھی تصویر ہو۔

آخر میں علامہ قرطبیؒ نے ایک لطیف نکتہ سمجھایا ہے کہ جو تصویر سازی یا دوسرے ممنوعہ امور کے بوقتِ ضرورت شرعی جواز کی طرف مشیر ہے چنانچہ آپؒ نے لکھا ہے:

[16] Ibid.

[17] Sahi Bukhari, V. 7, Hadith 5181.

[18] Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Jami at-Tirmidhi (Egypt, Maktaba Mustafa Al-bani, 1975), V. 4, Hadith 2574.

[19] Sahi Bukhari, V. 7, Hadith 5950.

[20] Al-Qurtabi, Ahkam ul Quran, V. 14:272.

وقد استثني من هذا الباب لعب البنات، لما ثبت، عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين، وزفت إليه وهي بنت تسع ولعبها معها، ومات عنها وهي بنت ثمان عشرة سنة.[21] وعنها أيضا قالت: كنت ألعب بالبنات عند النبي صلى الله عليه وسلم وكان لي صواحب يلعبن معي، فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل ينقمعن منه فيسربهن إلي فيلعبن معي[22] خرجهما مسلم.قال العلماء: وذلك للضرورة إلى ذلك وحاجة البنات حتى يتدربن على تربية أولادهن. ثم إنه لا بقاء لذلك، وكذلك ما يصنع من الحلاوة أو من العجين لا بقاء له، فرخص في ذلك، والله أعلم[23]

ترجمہ: اس باب سے بچیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے آپؓ سے ۷ سال کی عمر میں نکاح کیا اور ۹ سال کی عمر میں آپؓ کی رخصتی ہوئی جب کہ وہ اپنی گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھیں اور جب آپؓ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوگئی تو آپ ﷺ ان سے فوت ہوگئے، اور آپؓ ہی سے مروی ہے فرمایا کہ: میں چھوٹی بچیوں کے ساتھ نبی ﷺ کے ہاں رہتے ہوئے کھیلتی تھی جب کہ میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، جب نبی ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ سے چھپ جاتیں تو آپ ﷺ انہیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ امام مسلمؒ نے ان دونوں روایات کو نقل کیا ہے، نیز علماء کا کہنا ہے کہ: یہ سب کچھ ضرورت کی بناء پر تھا کیونکہ بچیوں کو ان کی ضرورت تھی تاکہ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کا تجربہ ہو جائے، دوسرا یہ کہ ان چیزوں کی کوئی بقا بھی نہیں ہوتی (یعنی جلد زائل ہو جاتے ہیں) اس طرح حلوہ اور گوندھے ہوئے آٹے سے جو چیز بنائی جاتی ہے وہ بھی باقی رہنے والی نہیں ہوتی لہذا اسی وجہ سے اس میں رخصت دی گئی۔

3. حکمِ تصویر اور مذاہب اربعہ

3.1 متفق علیہ اقوال

اب اسی مسئلہ بارے فقہاء و مجتہدین کی چند عبارات و فتاوی کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن عابدین حنفیؒ (1252ھ) لکھتے ہیں:

وأما فعل التصوير فهو غير جائز مطلقا لأنه مضاهاة لخلق الله تعالى كما مر.[24]

ترجمہ: اور بہر حال تصویر بنانا بالکل ناجائز ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق کے مشابہ ہے، جیسا کہ گزر چکا۔

اسی طرح علامہ خطیب شربینی شافعیؒ (977ھ) لکھتے ہیں:

(ويحرم تصوير حيوان) للحديث المارولما فيه من مضاهاة خلق الله تعالى.[25]

ترجمہ: (اور کسی بھی حیوان کی تصویر بنانا حرام ہے) ایک تو اس حدیث کی وجہ سے جو کہ پہلے گزر چکی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق کے مشابہ ہے۔

اسی طرح علامہ منصور بھوتی حنبلیؒ (1051ھ) لکھتے ہیں:

---

21 Sahi Muslim, V. 2, Hadith. 1422

22 Sahi Muslim, V. 4, Hadith. 2440

23 Al-Qurtabi, Ahkam ul Quran, V. 14:272.

24 Ibn Abidin, Muhammad Ameen bin Umer bin abdul Aziz abidin, Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar (Lebanon, Dar ul Fikar, Beirut, 1992), V. 1, P. 650.

25 Al-Shirbini, Al-Khatib, Mughni al-Muhtaj ila ma'rifat al-ma'ani alfaz sharh al-Minhaj (Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah (DKI), Beirut, 1994), V. 4, P. 409.

ويحرم على ذكر وأنثى لبس ما فيه صورة حيوان...[26]

ترجمہ: اور ہر مرد اور عورت پر ایسا لباس کہ جس پر جانور کی تصویر ہو پہننا حرام ہے...

3.2. مختلف فیہ اقوال

جمہورائمہ کے ساتھ جن لوگوں نے بعض صورتوں میں اختلاف کیاہے ان میں سے ائمۂ مالکیہؒ اور بعض ائمۂ حنابلہؒ جیسے ابن حمدانؒ پیش پیش ہیں،لہذا الموسوعة الفقهية الكويتية کے مطابق:

مذهب المالكية وبعض السلف،ووافقهم ابن حمدان من الحنابلة، أنه لا يحرم من التصاوير إلا ما جمع الشروط الآتية:

الشرط الأول:

أن تكون صورة الإنسان أو الحيوان مما له ظل،أي تكون تمثالا مجسدا، فإن كانت مسطحة لم يحرم عملها،وذلك كالمنقوش في جدار،أو ورق،أو قماش. بل يكون مكروها. ومن هنا نقل ابن العربي الإجماع على أن تصوير ما له ظل حرام.

الشرط الثاني:

أن تكون كاملة الأعضاء، فإن كانت ناقصة عضو مما لا يعيش الحيوان مع فقده لم يحرم، كما لو صور الحيوان مقطوع الرأس أو مخروق البطن أو الصدر.

الشرط الثالث:

أن يصنع الصورة مما يدوم من الحديد أو النحاس أو الحجارة أو الخشب أو نحو ذلك، فإن صنعها مما لا يدوم كقشر بطيخ أو عجين لم يحرم؛ لأنه إذا نشف تقطع. على أن في هذا النوع عندهم خلافا،فقد قال الأكثر منهم: يحرم ولو كان مما لا يدوم.ونقل قصر التحريم على ذوات الظل عن بعض السلف أيضا كما ذكره النووي وقال ابن حمدان من الحنابلة: المراد بالصورة أي: المحرمة ما كان لها جسم مصنوع له طول وعرض وعمق.[27]

گزشتہ کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ:ائمہ مالکیہؒ، بعض سلفؒ اور حنابلہؒ میں سے ابن حمدانؒ کے نزدیک تصویر کی حرمت کے لیے چند شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1 تصویر انسانی ہو یا کسی جانور کی لیکن شرط یہ ہے کہ تصویر سایہ دار ہو یعنی کہ مجسم ہو،لہذا اگر تصویر مسطح یعنی کسی سطح مثلاً دیوار یا کاغذ وغیرہ پر بنایا گیا ہو تب وہ حرام نہ ہو گا۔

2 نیز اگر تصویر مکمل اعضاء پر مشتمل ہو تب حرام ہو گی لیکن اگر اعضاء مکمل نہ ہوں یعنی تصویر میں ایسا کوئی عضو موجود نہ ہو جس کے بغیر زندہ نہیں رہا جاتا تب ایسی تصویر ناجائز نہیں۔

3 اسی طرح تصویر ایسی چیز سی اگر بنی ہو جس میں دوام ہو مثلاً لوہا یا پیتل وغیرہ تب تو ایسی تصویر جائز نہیں ہے،ہاں اگر تصویر ایسی چیز سے بنائی جائے کہ جو زائل اور ختم ہو جائے مثلاً آٹا وغیرہ جو خشک ہو جانے پر ٹوٹ جاتا ہے تب ایسی تصویر جائز ہے جب کہ ان میں سے بھی اکثر کی رائے زائل

---

[26] Al-Hotti, Mansoor bin Yunis, Kashaaf ul Kannaa an mattan nul iqna (Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah (DKI), Beirut, 1994), V. 1, P. 279.

[27] Kuwait Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Encyclopedia of Islamic Jurisprudence (1427), V. 12, P. 101.

شدہ اشیاء سے بنائی گئی تصویر کے عدم جواز کا ہے، نیز بعض سلف سے سایہ دار اشیاء کی تصویر سازی کے جواز کا قول بھی منقول جیسا کہ امام نوویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن حمدان حنبلیؒ (695ھ) سے منقول ہے کہ حرام تصویر وہ ہے کہ جو ایسا جسم ہو کہ جو لمبائی، چوڑائی اور گہرائی پر مشتمل ہو۔

4. نتائج بحث

درجہ بالا تمام تر تفصیل کی روشنی میں چند باتیں واضح طور پر دیکھنے کو ملیں:

1 خود نبی کریم ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہ اللہ علیہم کے نزدیک کسی بھی قسم کی تصویر سازی قطعاً ناجائز ہے۔

2 فقہائے احناف، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک بھی کسی بھی قسم کی تصویر سازی قطعاً ممنوع ہے۔

3 فقہائے مالکیہ، بعض سلفؒ اور بعض حنابلہ کے نزدیک مجسم تصویر ناجائز جبکہ مسطح تصویر جائز ہے۔

4 بغیر ضرورت کے ہر قسم کی تصویر خواہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا پھر اس کو کیمرہ کے ذریعہ محفوظ کیا گیا ہو قطعاً ناجائز ہے، جہاں تک ضرورت کا تعلق تب ضرورت کی حد تک اس کا استعمال جائز ہے مثلاً: شناخت کے لیے، حفاظتی اقدامات کے لیے اور ذرائع ابلاغ کے لیے وغیرہ اور اسی ضرورت کے پیشِ نظر حرفتِ تصویر سازی اور تصویر سازی کے آلات کی خرید و فروخت وغیرہ کے جواز موجود ہے۔